بحران لبنان مضمون اوّل

شیخ ڈاکٹر عبد القادر الصوفی

20th July 2006

اللہ تعالی سورہ فرقان میں فرماتا ھے (25:35-40):

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ۝٣٥ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى
الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۝٣٦ وَقَوْمَ نُوحٍ
لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً
وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝٣٧ وَعَادًا وَثَمُودَا وَأَصْحَابَ
الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ۝٣٨ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ
وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝٣٩ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي
أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا
لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝٤٠

اور بیشک ہم نے موسی کو کتاب عطا فرمائی اور ہم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون کو وزیر بنایا۔

پھر ہم نے کہا کہ تم دونوں اس قوم کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے تو ہم نے انہیں بالکل ہی ہلاک کر ڈالا۔

اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے انہیں غرق کر ڈالا اور ہم نے انہیں لوگوں کے لئے نشانِ عبرت بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لئے درد ناک عذاب َتیار کر رکھا ہے
اور عاد اور ثمود اور باشندگانِ رس کو، اور ان کے درمیان بہت سی امتوں کو بھی اور ہم نے ہر ایک کے لئے مثالیں بیان کیں اور ہم نے ان سب کو نیست و نابود کر دیا

اور بیشک یہ اس بستی پر سے گزرے ہیں جس پر بری طرح بارش برسائی گئی تھی، تو کیا یہ اس کو دیکھتے نہ تھے بلکہ یہ تو اٹھائے جانے کی امید ہی نہیں رکھتے

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں قلمرو واقعات کا پہلے چشم توحید سے اور پھر نظر فرقانی سے جائزہ لینا چاھئے اگر ہم نے اس مسئلے پر سنجیدگی اور نور توحید سے غور نہیں کیا. تو بعد میں ھمارے موقف کا اظہار بے معنی ھو جائیگا .

اگرچه یه مسئله همارے لئے المناک اور صدمه انگیز هے لیکن همیں اس بات کے اعتراف میں ذرہ برابر تأمل نہیں هونا چاهئے که اس قسم کے حوادث الله کی طرف سے آتے رهتے ہیں. چونکه الله تعالی کی ذات پاک منصف و عادل ہے ۔ اور اس نے تدبیر عالم کیلئے کچھ اصول و ضوابط مقرر کیے ہیں اور تمام مخلوقات کو الله کے ان مقرر کردہ قوانین پر عمل پیرا هونا ہے ۔ دنیائے نمل و نحل کی تنظیم اور اجتماعی عمل سے هم سب بخوبی آگاہ ہیں. اور اسی طرح همیں اعلی حیوانات کے زوال پر ادنی حیوانات کے عروج کا بھی علم ہے ۔ کسی بھی زندہ جانور کے خون اور خلیوں میں دوسرے چھوٹے حیوانات اقامت گزیں ھوتے ہیں. جب بھی کوئی جانور عمل ذبح سے گزارنے کے بعد لٹکایا جاتا ہے تو اس دوران اس کے اندر موجودہ چھوٹے حیوانات مر کر ضرر انسانی کا سبب بھی بن سکتے ہیں. اب اگر اس مذبوحه کو یونھی لٹکا ہوا رہنے دیا جائے تو اس کے اندر کچھ اور نئے پُرغذا اور لذیذ حیوانات ظھور پذیر ہو جاتے ہیں.

انسانی نسل میں سے صرف کفار اس گھناؤنے فریب نظر سے دوچار ہیں که وہ مان مانی زندگی بسر کر سکتے ہیں. مگر قرآن نے آشکار کیا ہے که نسل انسانی الله سبحانه و تعالی کی نگھبانی میں زندگی گزارتی ہے ۔ کیونکه روز ازل میں کیے گئے معاهدے کو اسے ایک محدود وقت میں پورا کرنا ہے ۔

الله تعالی سورہ اعراف (۷:۱۷۲) میں فرماتا ھے:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنۢ بَنِىٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ
أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ
إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَٰفِلِينَ ﴿١٧٢﴾

اور یاد کیجئے جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل نکالی اور ان کو انہی کی جانوں پر گواہ بنایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ وہ بول اٹھے: کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں تاکہ قیامت کے دن یہ)نہ(کہو کہ ہم اس عہد سے بے خبر تھے

اس حکم کی بجاآوری کرنیوالوں اور اس کے منکرین کے درمیان ایک گھری خلیج اور وسیع مسافت ہے ۔
الله تبارک و تعالی سورہ اعراف)۷:۱۸۲-۱۷۸(میں فرماتا ہے:

مَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَهُوَ ٱلْمُهْتَدِى ۖ
وَمَن يُضْلِلْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَٰسِرُونَ ﴿١٧٨﴾
وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا
وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ ءَاذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَآ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ
كَٱلْأَنْعَٰمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْغَٰفِلُونَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلَّهِ ٱلْأَسْمَآءُ
ٱلْحُسْنَىٰ فَٱدْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا۟ ٱلَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِىٓ أَسْمَٰٓئِهِۦ ۚ سَيُجْزَوْنَ
مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِٱلْحَقِّ وَبِهِۦ
يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾ وَٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾

جسے اللہ ہدایت فرماتا ہے پس وہی ہدایت پانے والا ہے، اور جسے وہ گمراہ"
ٹھہراتا ہے پس وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں.

اور بیشک ہم نے جہنم کے لئے جِنّوں اور انسانوں میں سے بہت سے کو پیدا فرمایا وہ دل رکھتے ہیں وہ ان سے سمجھ نہیں سکتے اور وہ آنکھیں رکھتے ہیں وہ ان سے دیکھ نہیں سکتے اور وہ کان رکھتے ہیں وہ ان سے سن نہیں سکتے، وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ، وہی لوگ ہی غافل ہیں.

اور اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں، سو اسے ان ناموں سے پکارا کرو اور ایسے لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے انحراف کرتے ہیں، عنقریب انہیں ان کی سزا دی جائیگی جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں.

اور جنہیں ہم نے پیدا فرمایا ہے ان میں سے ایک جماعت ہے جو حق بات کی ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ عدل پر مبنی فیصلے کرتے ہیں.

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے ہم عنقریب انہیں آہستہ آہستہ ہلاکت کی طرف لے جائیں گے ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوگی."

اللہ جل شانہ کی یاد دلانی والی عظیم اور پرشکوہ پہاڑی چوٹیوں کے دلاویز مناظر اور اولاد آدم کیساتھ ازل میں کیے گئے معاھدۂ ربانی پر غور کرنے سے صاف ظاھر ھوتا ہے کہ لبنان، اسرائیل، فلسطین، شام، ایران، عراق اور متحدہ عرب إمارت میں رونما ھونے والے واقعات اللہ تعالی کی تنبیھات اور وعیدوں کا نتیجہ ہے ۔ اس تناظر میں إمارت کے مسلمانوں کو اغیار کی بمباری سے دیودار درختوں تلے دبکے ھوئے اھل لبنان سے کھیں زیادہ خوف و شرم کا احساس کرنا چاھئے. کیونکہ ان کی زندگیاں بھی بالکل اس نھج پر گزر رھی ہیں جس طرح دو ھفتے قبل اھل لبنان جی رہے تھے ۔

قرآنی پس منظر میں ان حالات کا جائزہ لینے سے ھم پر آگ و دھواں اور خون و اذیت اولاد میں حتی الوسع تمیز کرنے کی ذمہ داری عائد ھوتی ہے ۔ سیاسی اور قانونی حیثیت نہ رکھنی والی نام ن! ھاد عالمی برادری کی وسیعتر تشکیل کا جائزہ لینے سے پھلے ھم جدوجھد آزادی کی حامیوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں.

ایک ایسا منظرنامہ گڑھا گیا کہ غزا شھر میں ایک معمولی اسرائیلی فوجی کے اغوا کی پاداش میں گولیاں چلائی گئیں. یہ واقعہ فلاسطین کے مرکزی علاقے میں

رونما ھوا. اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے اس امت پر اس قسم کے ناگھانی حملے ہوتے رہے ہیں. پی ایل او کے اصطلاح کے مطابق وھاں پر آباد مقبوضہ مسلمان برادری اپنے قومی حقوق انصاف کے حصول میں کوشاں تھی. یہ اصطلاحات اسی نصرانی سوشلزم کی زبان کا حصہ تھا جس کا محرک قومی آزادی تھی. یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب قانونا و حقیقتا قومی ریاست کے نظریے کا خاتمہ ھوا. تاھم ظلم کی ایک اور داستان کا اضافہ کیا گیا کہ دنیا کے بے بس نگاھوں کے سامنے پر تشدد اور دھشت گردانہ عملیات کے نتیجے میں ان سے زمین چرا لی گئی.

لبنان کے بحران تک اھل فلسطین کی تمام سرگرمیوں کو دھشت گردی کا نام دیا جاتا رھا. مگر درحقیقت وہ ایک مظلوم قوم کے انتھائی اقدامات تھے ۔ لبنان پر اسرائیلی حملے کے دوران حماس کے جنگجو عارضی طور پر ان سرحدی علاقوں میں پھنس گئے جو حزب اللہ کے زیر نگرانی تھے ۔ فلسطین میں ان کی واپسی پر اسرائیل کے خلاف ان کی لڑائی نے ایک نیا رخ اختیار کیا اور اس طرح خودکش حملوں کا سلسل شروع ھو گیا. قرآن کریم کے حکم امتناعی، احادیث کی شدید مذمت اور اھل سنت کے اجماع کے باوجود شریعت کے ناقابل تغیر قانون کی اس ناقابل قبول تبدیلی کو منوانے کیلئے ھم سے کھا گیا. خودکشی کا عمل اسماعیلی مذھب میں رائج و نافذ ہے ۔ اور زمانہ قدیم میں انھی لبنانی پھاڑوں سے مسلمانوں اور عیسائیوں کو مرعوب کرنے کیلئے اس قسم کی کارروائیاں سرانجام دی جاتی رہیں. بلا شبہ اسماعیلزم شیعہ مذھب ھی کا ایک شعبہ ہے ۔ اس علاقے سے موصولہ اطلاعات کے مطابق فلسطینی اور لبنانی مسلمانوں کی جانی دشمن اسرائیلیوں کیساتھ لڑائی کا ایک رخ ھمارے سامنے آتا تھا. مگر حقائق اس کے برعکس تھے ۔

چند ماہ قبل ٢٠٠٦ میں ھم نے کیپ ٹاؤن کے اندر منعقدہ اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے فلسطین کے علاقے نابلوس اور القدس کے مفتیوں کو مدعو کیا. القدس کے مفتی کو جب اس بات کا علم ھوا کہ ھم اس سے خودکش حملوں کی تردید کی بابت فتوی دریافت کریں گے تو اس نے اسی لمحہ اپنا ارادہ سفر ترک کر دیا. اور مفتی نابلوس نے ھمیں مطلع کیا کہ ھم میں سے کوئی اس طرح کا فتوی جاری نہیں کرسکتا. ورنہ حماس کے جنگجو ھمیں یقیننا ھلاک کردیں گے. اس نے مزید کھا کہ القدس کا معزز مفتی اگر اس قسم کا فتوی جاری کرے تو عوام اس کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اسے عملی جامہ پھنائیں گے. اس معاملہ پر غور و حوض کے بعد ھم نے یہ المناک نتیجہ اخذ کیا کہ حماس کا انتخابات کے دوران انتھائی ناخوشگوار کردار، امریکی نعرہ بازی والا بیس بال کی ٹوپیاں، عورتوں کا

جعلی عسکری لباس، معاشرتی زندگی اور حزب الله و تهران کیساتھ اوسان خطا کرنی والی مشابهت جیسی صفات اس بات کی غمازی کرتے ہیں. که فلسطین میں رائج تعلیمی نظام نے بالعموم اور قیادت نے بالخصوص شیعه رنگ اپنایا هوا ہے ۔ اور اس کی تصدیق ان حالیه مظاهروں نے کی. جن میں مظاهرین نے لبنان کے شیعه لیڈروں کی تصاویر اٹھائیں رکھیں تھیں.

لبنان بهی اس فرانسیسی الحادی نظریے پر کامیابی سے عمل پیرا ہے ۔ جس کے اساس پر یه نقلی ملک وجود میں آیا تھا. لبنان کے جداگانه تشخص کا مطلب ایک جدید ریاست قائم کرنا تھا. تاکه اپنے کامیاب پروگراموں پر عمل پیرا هو کر اس میدان کارزار کا منظر پیش کرے جهاں پر نه صرف اسلام کی بیخ کنی کی جاتی هو بلکه ایک روحانی دین میں فتنے کا زهریله پھوٹ بهی ڈالا جاسکے. لبنان میں ایک ایسی مثالی فری میسن حکومت کی تشکیل تهی جهاں پر وه یه ثابت کر سکیں که تمام ادیان یکساں ہیں. جیسا که همارے ایک محقق عمر پاشا نے اپنی کتاب "اسلام میں انوکھا انحراف" میں واضح کیا ہے اور اس کا تفصیل وار بیان آپ ویب سائٹ www.madinahmedia.com پر بهی پڑھ سکتے ہیں. اگر آپ جمله ادیان کی مساوات کا دعوی کریں گے پهر تو شاید هی ان میں کوئی دین سچا نکلے اور تمام کے تمام بے معنی هو کر ره جائیں گے.

فرانسیسی جیسوئٹس نے مسیحی کتابوں کا عربی میں ترجمه کیا. اور هر جگه لفظ خدا کی جگه الله استعمال کیا. اعلی تعلیم اور سرکاری نوکری کا چسکا دے کر انکے مسیحی آبادی میں خاطر خواه اضافه هوا. اور اس آبادی کو انهوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت "میرونائٹ" عیسائی کے نام سے موسوم کیا. تاکه ان کو جعلی تاریخی شناخت فراهم کی جائے. جو که تقریبا پورے کا پورا ایک نوآبادیاتی مظهر تھا. بهت پهلے سے یه قیاس آرائیاں هو رهی ہیں که لبنان متمول اهل عرب کا قحبه خانه ہے ۔ پس اب یه بات واشگاف هو چکی ہے که لبنان نه صرف اهل عرب کے لئے بلکه پوری دنیائے اسلا! م کیلئے اس چھوٹی سی دنیا کی تصویر پیش کرتی تهی. جهاں پر سنی مسلم برادری کے همراه پرآشوب شیعه برادری آباد ہے ۔ جنهوں نے مسیحی مذهب، طرز حیات اور سرمایه دارانه نظام کو گلے سے لگا رکھا ہے ۔

اس نقطے پر پهنچ کر همیں اپنے اس موقف کا اظهار کرنا ضروری ہے ۔ که شیعه سنی اختلافات کسی ایک دین کی فرقه ورانه تقسیم نهیں ہے ۔ بلکه هم دو ٹھوک الفاظ میں اعلان کرتے ہیں که شیعه ! مذهب نه صرف ایک جداگانه تشخص کا حامل ہے بلکه یه وه مذهب ہے جو اپنے معنی و مفهوم، نظریاتی مباحث اور علت

غائی کے اعتبار سے بالکل مختلف ہے ۔ وہ عنصر جو اسلام کو باقی ادیان سے جدا کرتا ہے اس کا شیعوں کے اس بھانہ و عذر کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ کہ عدالت نے خلافت علی کے سلسلے میں ناانصافی برتی. اور اسی طرح اس کے نتیجے میں ان کے وہ تمام خوفناک عداوتیں ابھریں. اور بارہ اماموں کا وہ مشکوک سفرنامہ کہ تعجب خیز انداز میں وہ اپنے آپ کو قتل کے حوالے کر دیتے ہیں. بارھواں امام غائب ھوجاتا ہے اور اب صرف قرب قیامت پر اس کا ظھور ھوگا.

اس فترہ میں غائب رھنے کا منگڑھت قصہ شیع مذھب کا وطیرہ ہے ۔ وہ اسلامی شریعت کا انکار کرتے ہیں کیونکہ اس کی عملی نفاذ کیلئے خلیفہ کی ضرورت ہے ۔ اور شیعہ چونکہ خلافت پر بالکل ھی یقین نہیں رکھتے. اگر اس پر ان کا یقین ھوتا تو پھر مراکش کے بادشاہ محمد ششم کو بطور حاکم تسلیم کر لیتے. کیونکہ وہ اھل بیت کے سربراہ حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے براہ راست نسلی وارث ہیں. شیعوں نے ان کے والد محترم کی طرح اس کی بھی مخالفت کی. کیونکہ وہ مسلکی طور پر امام دارا لھجرہ امام مالک کے مخلص پیروکار تھے ۔

اس موقعہ پر یہ بات ذھن نشین کرنا اھم ہے کہ غایتیں کس طرح سر کی جاتی ہیں. وھابی خلافت کا انکار کرتے ہیں تو ان کے واقعات کی روایت ان کو خلافت سے الگ کرکے موحدین کی حد تک رکھ چھوڑتی ہے ۔ اسی وجہ سے وھابیوں کا شمار اھل بدعت میں ھوتا ہے ۔ کیونکہ خلافت کے بارے میں ان کا موقف بالکل شیعوں کی طرح ہے ۔ جو دین کے حدود سے نکل چکے ہیں. یہ بات یاد رکھیں. کہ اس معاملے کے بالکل آغاز ھی میں مسجد کے اندر باھم جدال کرنے والوں کے بارے میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا: "تم ھم سے جدا ھو گئے ھو" انھوں نے یہ نہیں کہا: "تم ھم سے متفق نہیں ھو."

اس موقع پر ھمارے فقھاء اور علماء پر ذمہ داری عائد ھوتی ہے کہ شیعوں کو صحیح دین اسلام قبول کرنے کی اعلانیہ اور کھلی دعوت دیں. اس عمل دعوت میں پھلا مرحلہ یہ ہے کہ ھم اپنے اور ان کے درمیان خط امتیاز کھینچ لیں. حالیہ تاریخ میں دوسری بار ایک شیعہ لیڈر نے پوری مسلم امت کو مخاطب کیا. وہ اس کا مجاز نہیں ہے ۔ جبکہ موجودہ حالات میں ایران کے اندر مسلمانوں کی مساجد مسمار ھو رھی ہیں اور ان پر قسم قسم کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں.

اس کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ ان کے مشھور ملاؤں کو "فیس" شھر میں موجود مدرسہ "قیراوان" میں مدعو کر دیں. اور ان پر اسلام کی صحیح تصویر پیش کی جائے جس کی صحیح معرفت سے وہ ابھی بےخیر ہیں. آئیں ھم انھیں مولانا روم

رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی میں مذکورہ "صدمہ زدہ مسلم مسافر" کی داستان ہدایت یاد دلا دیں. جس میں کہ شیعہ خود کو کوڑے مار مار کر لھو لھان کر رہے تھے ۔ اور یہ دعوی کرہے تھے کہ ھم امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سوگ منا رہے ہیں. اس مسلمان مسافر نے حیرت کا اظھار کرکے کہا: "اگر تمہارا کہا سچ ہے تو پھر یہ سوگ کیسا؟ اگر وہ مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے ہیں پھر تو جنت ان کی رہائش گاہ ہوگی اور یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے ۔" ھم اس بات کی بھی وضاحت کریں گے کہ ہمارے درمیان ملاّ نام کا کوئی طبقہ نہیں ہے اور نہ وہ ھم پر حکمرانی کرتے ہیں. اسلامی معاشرے میں حکومت چلانے والا امیر ہوتا ہے جس کی مشاورت کے فرائض فقھاء ادا کرتے ہیں. قاضی فیصلے تو کرتے ہیں مگر زمام حکومت ان کے ھاتھوں میں نہیں ہوتی.

آج حقیقی سیاست اور پالیسیوں کے ابواب کو فقہ کے کورسوں سے نکال دیے گئے ہیں. فلسطین کے تعلقات کی کڑی ایران سے جوڑنے کے بعد ھم یہ قیاس آرائی کر سکتے ہیں کہ ایران کی حکومت نے حماس کو اسرائیلی یرغمال بنانے کا آرڈر جاری کیا ہے ۔ اس کو کوئی ضمنی واقعہ نہ سمجھیں بلکہ یہ اس عملیات کا نصب العین ھی تھا. اسرائیل کی سیاسی بھاگ ڈور آج اگرچہ ایک غیرفوجی اھلکار کے ھاتھوں میں ہے لیکن دراصل وہ ایک سپرٹان عسکری ریاست ہے تو اس واقعہ پر اس کا اس نوع کا ردعمل یقینی تھا. ھمیں اب یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ حزب اللہ کی فوج قوت اس حادثے سے پہلے ھی چوکس و کمربستہ تھی اور فوری جوابی کارروائی کیلئے تیار تھی. اس کارروائی کے نتیجے میں ایران نے پورے مشرق وسطی کا کنٹرول اپنے قبضہ و قدرت میں لے لیا ہے کیونکہ اس کا دائرہ اختیار اب تھران سے عراق و شام کے راستے لبنان اور فلسطین تک پھیل گیا ہے۔

صاف ظاھر ھے کہ یہ کارروائی اسرائیل کیلئے بد، لبنان کیلئے بدتر اور اس خطے میں موجود مسلمان امت کے زندہ اسلام کی خاطر بدترین نتائج کا حامل ہے ۔

اب آئیں اسرائیل پر ایک نظر ڈالیں. اسرائیلی حکومت دراصل اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام ہوئی ہے ۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد وسیع پروپیگنڈے اور نازیوں کے ھاتھوں جھیلی ہوئی نسل کشی کے بیزارکن انکشافات کے نتیجے میں اس کے ابتدائی صیھونی نظریے کا وجود عمل میں آیا. ھٹلر اور جمھوری حکومتیں اس حقیقت کو سمجھنے میں ناکام رہیں کہ عظیم مصیبتیں پسماندگان کو بےانتہا قوت سے نوازتی ہیں. سٹالین گراڈ)ولگاگراڈ(کے محاصرے نے روسی قوم کو ایک نئی قوت سے آشنا کیا. برطانوی شھروں کے ہوائی یلغار نے وھاں کے شھریوں کو قوت بقا سے مالا مال کیا. ڈریسڈن اور ھیمبرگ کی بمباری نے جنگ کے بعد والی

جرمنی کی قیادت کو یقینی بنایا. نازیوں کے ہاتھوں قتل عام نے پسماندگان کو اسرائیلی حکومت سے نوازا اور یھودی بینکار طبقے کو جنگ کے بعد مالی مارکیٹوں میں پیش پیش رھنے کا موقع فراھم کر دیا.

آج تقریبا نصف صدی گزرنے کے بعد بھت سی تبدیلیاں دیکھنے میں آرھی ہیں. امریکه کو مزید اسرائیل کی حمایت درکار نھیں ہے ۔ بحیرہ روم کو اڈے کے طور پر استعمال کرنے کیلئے اس نے لبنان کو منتخب کر لیا ہے ۔ دنیاے بینکاری کے تیزرفتار مارکیٹوں نے اپنے ممتاز یھودی بانیوں کو بھت پیچھے دھکیل دیا ہے ۔ آج کا بینکار جاپانی، انڈونیشین، انڈین یا بلاشبه جرمن بھی ھو سکتا ہے ۔

صھیونزم کے نظریے کے زوال پر اس کی جگه سیکولرزم نے لے لیا ہے ۔ اب نصف سے زیادہ یھودی اپنے مقدس شھر کو بیت المقدس کی بجائے امریکه کا شھر لاس ویگاس کو تصور کرنا پسند کرتے ہیں. لیکن اس وقت اسرائیلیوں کا انسانی المیه یه ہے که انکی حمایت و نصرت کا معاھدہ ان پر کسی بیرونی طاقت کی جارحیت کیساتھ مشروط ہے ۔ اشتعال انگیزی ھی ھمیشه اسرائیلی حکومت کی سیاسی چال رہ چکی ہے. ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کی گئی اشتعال انگیزی دھشت گردی کی جڑ تھی. اگر فلسطینیوں نے اپنی ایک چھوٹی سی ریاست کے قیام کا خیال اور لوکسمبرگ کا خواب فراموش کیا ھوتا اور دین اسلام پر صحیح معنوں میں عمل پیرا ھو جاتے اور اسکی شرافت بخش برکت سے مستفیض ھوتے یعنی اپنے مقصد حیات کو چار بیویوں اور دس بچوں کی رکھوالی بنا لیتے تو محض ڈیموگرافی ھی اس پورے حطے کو ان کے قبضه و اختیار میں دیتی. لیکن وہ اسلام سے روگردانی کرتے رہے اور بعض شرپسند عناصر نے دوسروں کی اولاد کو انکے پرخچے اڑانے کیلئے روانه کیا. اور ھر خودکش حملے میں ایک فلسطینی کا خلا پیدا ھوتا گیا.

اس دفعه جب ایرانی شیعه تحریک تھران سے اپنا سر اٹھا رھی تھی. تو اسرائیلیوں کو اس خطرے کا احساس ھوگیا که امریکه نے لبنان کو اپنا نعم البدل چن لیا ہے ۔ وہ اس کے ذریعے کمیونسٹ شام کو اپنے قبضے میں لینا چاھتا ہے ۔ ان کا خیال تھا که عراق کو اپنے راستے سے ھٹا کر صدر اسد کے کمزور بیٹے کی قیادت میں موجودہ شام پر قبضه کرنا بھت آسان ھوگا. جدید بےدین لبنان (("تمام ادیان یکساں ہیں"(کا قیام ایک مشھور و معروف کارنامه تھا. یھودیوں کے روحانی علماء کی غضبناک نظروں اور مارکیٹوں میں ناگھانی دھماکوں سے محفوظ رھنے کی خاطر سیاح اس عیسائی میدان کو قماربازی اور زناکاری کیلئے استعمال کرنے کو ترجیح دیتے تھے ۔ اور اس طرح لبنان کے کھانے اسرائیلی ڈیلی کے روسی

اچاروں سے یقینا زیادتر لذیذ تھے ۔
جیسا کہ جیو ۔ پالیٹیکس میں ایک مدبرانہ صلاحیتوں والے لیڈر کے بغیر تشدد کے مضمرات کو سمجھنا ممکن نہیں. اس طرح حزب الله کا وجود اسرائیل کیلئے لبنان کو مسمار کرنے کا محض ایک بهانہ تھا. جب کہ ایران کیلئے یہی حزب الله مشرق وسطی کے نام سے مشهور اس پورے خطے کو مکمل طور پر اپنی نوآبادی کنٹرول میں لینے کا وسیلہ تھا.

اسرائیلی جنگی کتے بھوک سے نڈھال ھوکر شہری آبادی کو بغیر کسی امتیاز کے کاٹ کر نوچ رہے ہیں. نازیوں نے بھی گویرنیکا اور وارسا کے مقام پر اس طرح کا قتل عام کیا تھا. مگر عقلمندوں کو دوراندیشی سے کام لینے کی نصیحت کی جائے گی. اب جب کہ لبنان کے سبز وشاداب پہاڑوں سے بجلی گرج رہی ہے اور عراق کی طوفانی فضاؤں میں سے گونج رہی ہے ۔ تو اس بار متحدہ عرب إمارات کے شہر دبی کے بلا تدبیر اور ناکارہ فلک بوس عمارتوں سے زیادہ کوئی اور یقینی نشانہ نہیں رہا ہے ۔ اگر لبنان کو مسیحی دولت کے بل بوتے پر بنایا گیا تھا اور وہ اسرائیلی وجود کیلئے خطرے کا پیش خیمہ بنا لیکن دبی تو نہ صرف اهل عرب کی دولت پر، اگرچہ میں اس کو مسلم دولت کہنے کا مجاز نہیں ھوں، کیونکہ یہ بھی یہودی نظام مالیات میں شریک رہی ہے ۔ از روئے امکان یہ اس خطے کا خطرناکترین علاقہ ہے ۔ یہ نشانے کے مرکزی نقطے کی طرح تیر کے انتظار میں ہے ۔ یہ نشانہ اپنی ضرب کا راستہ تاک رہا ہے ۔ اور جس وقت یہ حقیقتا نشانہ بنے گا تو یہ کوئی حیرت انگیز واقعہ نہیں ھوگا. آج اگر دنیا لبنان کے مفلس عوام کی حالت زار کی پرواہ نہیں کرتی. تو پھر یہ دبی کے دولتمند عوام کی حالت پر افسوس کرنے کی زحمت کبھی نہیں کرے گی. دبی تو تمام عالم اسلام کیلئے ذلت و رسوائی کا وسیلہ بنی ھوئی ہے اور اپنی بےحیا حکومت اور بےبس ہندو غلاموں کیساتھ انتہائی بےرحمی کا سلوک برتنے کیوجہ سے پورے امت اسلامی کیلئے ایک بدنما داغ بن گئی ہے ۔ دبی کے حکام کا معمہ یہ ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ قرآن کے احکام ان کیلئے بھی نازل کیے گئے ہیں.

الله جل شانہ نے اپنے پیارے رسول صلی الله علیہ وسلم کو سورہ فرقان)۲۵:۷۷(میں فرمان جاری کیا ہے:

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا
دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ٧٧

"فرما دیجئے: میرے رب کو تمهاری کوئی پرواہ نہیں اگر تم عبادت نہ کرو، پس

واقعی تم نے جھٹلایا ہے تو اب یہ دائمی عذاب بنا رہے گا."